گاڑیوں کے حادثات
اسباب، اقسام اور احکام
فتویٰ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
ترجمہ وتقدیم محمد سرور حفظہ اللہ
حارث پبلی کیشنز

گاڑیوں کے حادثات

اسباب، اقسام اور احکام

فتویٰ:

فضیلۃ الشیخ
محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ و تقدیم:

محمد سرور حفظہ اللہ

پبلشر:

حارث پبلی کیشنز

حارث پبلی کیشنز

گاڑیوں کے حادثات

اسباب، اقسام اور احکام

فتویٰ: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ و تقدیم: محمد سرور حفظہ اللہ

طبع اوّل: جنوری 2021

پبلشر: حارث پبلی کیشنز

فہرست

عرضِ ناشر

محمد سرور حفظہ اللہ ایک نوجوان عالم دین ہیں جن کو سلف کی کتب اور تحقیقات سے خاص رغبت وتمسک حاصل ہے۔آپ نے درسِ نظامی کی تکمیل مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان سے کی جو وفاق المدارس السّلفیہ سے ملحق ہے۔ساتھ ہی تین سالہ تخصصِ حدیث واصولِ حدیث (۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۸ء) مرکز التربية الإسلامية فیصل آباد سے کیا جہاں آپ کو حافظ مسعود عالم، مولانا ارشاد الحق اثری اور حافظ شریف حفظہم اللہ سے استفادے کا موقع ملا اوران سے تلمذ کا شرف حاصل ہوا۔اس کے علاوہ آپ نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے ایم فل اسلامیات بھی کیا ہے۔طالبعلمی کی ان مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے تین سال تک پیغام ٹی وی میں بحیثیت مترجم خطباتِ حرمین اور ریسرچر یعنی بحیثیت محقق خدمات بھی انجام دیں۔آج کل آپ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بورے والا میں بطور لیکچرر اسلامیات اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔کتب سلف کے ساتھ ساتھ آپ کو ماضی قریب اور حال کے راسخ العلم سلفی علماء کی تحقیقات وفتاویٰ سے بھی خاص شغف ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی زیرِ نظر رسالہ ہے جو کہ دراصل فضیلة الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا ٹریفک قوانین کی پاسداری سے متعلق ایک فتویٰ کا اردو ترجمہ ہے۔عرصہ قبل اس احقر کو یہ فتویٰ پڑھنے کا اتفاق ہوا تھا اور جس وقت یہ فتویٰ پڑھا تھا، اس وقت شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی تبحر علمی اور موجودہ دور کے مسائل پر ان کی جز رسی پر دل سے دعائیں نکلی تھیں کہ فی زمانہ ایک گنجلک مسئلہ کو انہوں نے کس

آسانی سے قرآن وحدیث کی روشنی میں حل فرمادیا اور بیک وقت ڈرائیور حضرات کو نہایت عمدہ نصیحتیں بھی کردیں جن کی مزید اثر پذیری کے لیے شیخ محترم نے قرآن وحدیث کے ادلہ کو اپنے فتویٰ اور نصیحت کے لیے ماخذ بنایا۔

ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں محمد سرور حفظہ اللہ کہ انہوں نے اردو داں طبقہ کے افادے کے لیے اس وقیع فتویٰ کا اردو ترجمہ کیا۔ اللہ ان کو اس محنت شاقہ پر اجرِ عظیم سے نوازے اور اس کام کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ محمد سرور حفظہ اللہ نے بعد از ترجمہ اس فتویٰ کے اسکین فیس بک پر لگائے اور وہیں راقم کو اس ترجمہ کی بابت علم ہوا۔ چنانچہ احقر نے آپ سے درخواست کی کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو ہم اس ترجمہ کو مناسب کمپوزنگ اور تہذیب کے بعد حارث پبلی کیشنز سے بطور پی ڈی ایف فائل کتابی شکل میں شائع کرنا چاہیں گے۔ ہماری اس درخواست پر انہوں نے بخوشی ہمیں اس ترجمہ کی ورڈ فائل بجھوادی اور یوں آج یہ وقیع فتویٰ اردو زبان میں منتقل ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں آسکا ہے۔

اس رسالے کی اشاعت کے سلسلے میں سب سے اول اس اللہ عزوجل کے حضور شکر گزار ہوں کہ اس مالک نے اس احقر کو اس قابل بنایا کہ وہ یہ کام کر سکے۔ اگر اس کی مدد شاملِ حال نہ ہو تو کوئی کام ممکن نہیں۔ اسی کے کرم سے یہ کام ہو سکا ہے اور اس کام کی ہر اچھائی صرف اسی ذاتِ باری تعالیٰ کے سبب سے ہے۔ اس مالک کُل کے شکریہ کے بعد اپنے عزیز دوست محترم راشد جمال، محمد صہیب نذیر اور بلال احمد راؤ کا شکریہ ادا کرونگا کہ ان کے تعاون کے بغیر یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچنا ناممکن تھا۔ ان کی ہمت اور ساتھ رہا کہ یہ کام ہو سکا۔ اللہ اس دوستی اور ساتھ کو ہمیشہ بنائے رکھے۔ ساتھ ہم محترم جناب حافظ عمران حفظہ اللہ کے نہایت ممنون ہیں کہ انہوں نے نہایت دقتِ نظری سے اس فتویٰ کی فارمیٹنگ کر کے نہایت کم وقت میں جدید کمپیوٹرائز کمپوزنگ کے قالب میں ڈھالا۔ اس

کے لئے ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔

کسی بھی کام میں کمال صرف اس ذاتِ بے ہمتا کو ہی سزاوار ہے، مخلوق کا کام تو غلطیوں سے پُر ہوتا ہے۔ پھر بھی اپنے تئیں پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں کوئی غلطی کوئی کمی نہ رہ جائے، تاہم اس کے باوجود اگر کوئی کمی یا غلطی رہ جائے تو قارئین سے التماس ہے کہ اس بابت مطلع فرمائیں، ان شاء اللہ ایجابی طریق سے آئی ہر تنقید کو سر آنکھوں پر رکھا جائے گا۔

محمد فھد حارث

ڈائریکٹر حارث پبلی کیشنز

دبئی، متحدہ عرب امارات

یکم فروری ۲۰۲۱ء بمطابق پیر ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ

مقدمة

از مترجم محمد سرور

شریعت میں انسانی جان کو بہت حرمت حاصل ہے۔مقاصد شریعت بیان کرنے والے علماء نے ضروریات خمسہ یعنی دین، جان، عقل، نسل اور مال میں دوسرے درجے پر انسانی جان کو رکھا ہے۔ ہمارے ہاں ٹریفک حادثات میں آئے روز نہایت قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور عام طور پر کسی کی معمولی کوتاہی یا بے پروائی ان حادثات کا سبب بنتی ہے لیکن انسانی جانوں کو اپنی معمولی سی بے پروائی کی بھینٹ چڑھا دینے والے جلادوں اور سرپھروں کی زجروتوبیخ کے لیے ہمارے ہاں کوئی مؤثر قانون موجود نہیں ہے۔ عام طور پر ٹریفک حادثے کے ذریعے کسی کی جان لینے والا ڈرائیونگ لائسنس دکھا کر چھوٹ جاتا ہے اور مقتول کے ورثاء بھی" آئی کو کون ٹال سکتا ہے" جیسا کوئی رواجی جملہ دہرا کر مقدمے کی پیروی چھوڑ دیتے ہیں اور قاتل کسی نئے شکار کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

یہ صورت حال بے حد سنگین ہے اور اس کی روک تھام کے لیے کوئی مؤثر قانون ہونا چاہیے۔ دنیوی سزا کا خوف ہی ایسے بے فکروں کو اس جرم سے باز رکھ سکتا ہے۔ یہاں اس موضوع پر موجودہ دور کے دو بڑے علماء شیخ ابن باز اور شیخ البانی کے مابین پیش آنے والے ایک لطیفے کا ذکر خالی از فائدہ نہیں ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ گاڑی برق رفتاری سے چلاتے تھے۔ایک دن ان کے ساتھ بیٹھے ایک طالب علم نے

انہیں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ فتوی بتایا کہ ان کے نزدیک گاڑی کو اتنا تیز دوڑانا کہ میٹر سرخ اشارہ دینے لگے، حرام ہے۔ اس پر شیخ البانی رحمہ اللہ بولے کہ یہ تو اس آدمی کا فتوی ہے جسے کبھی گاڑی چلانے کا تجربہ نہیں ہوا (کیوں کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نابینا تھے)۔ طالب علم نے شیخ البانی کا یہ تبصرہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کو پہنچایا تو شیخ ہنستے ہوئے کہنے لگے کہ انہیں بھی میری یہ بات پہنچا دینا کہ آپ کا فتوی ایک ایسے آدمی کا فتوی ہے جسے کبھی دیت دینے کا تجربہ نہیں ہوا۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ بات اگرچہ مزاح کے پیرائے میں ارشاد فرمائی تھی لیکن مبنی برحقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قتلِ خطا میں کفارہ اور دیت واجب قرار دی ہے تاکہ لوگوں کی بے احتیاطی انسانی جانوں کے ضیاع کا سبب نہ بنے۔ دنیوی عدالت سے کتاب اللہ کے خلاف فیصلہ لے کر کوئی اللہ کی عدالت سے نہیں بچ سکتا۔ آسمان والا قاضی بہرحال، جلد یا بدیر، اپنا فیصلہ ضرور نافذ کرتا ہے۔

ٹریفک کے حادثات سے ہونے والی اموات کے احکام ومسائل سے متعلق شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا ایک مختصر مگر نہایت اہم فتوی ہے جس کا میں نے اسی نیت سے ترجمہ کیا ہے کہ شاید کچھ بے فکرے لوگ شیخ رحمہ اللہ کے اس فتوی کو پڑھ کر قتل خطا کی سنگینی سے واقف ہوں اور لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیلنے سے باز آجائیں اور اللہ تعالیٰ میرے لیے اس کا اجر لکھ دے۔

شیخ عثیمین رحمہ اللہ کی کتابوں اور فتووں کو دیکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے علم دین میں رسوخ سے نوازا تھا، وہ دین کے متعلق گفتگو کرنے میں بے حد محتاط تھے اور کوشش کرتے تھے کہ ان کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ کسی شرعی دلیل پر قائم ہو۔ اجتہادی عصمت تو نبی کے علاوہ کسی مجتہد کو حاصل نہیں لیکن ان کے الفاظ وکلمات اور جملوں میں وہ بے احتیاطی ہرگز نہیں پائی جاتی جو ہمارے برصغیر

کے بیشتر علماء کا طرۂ امتیاز ہے۔لہٰذا شیخ رحمہ اللہ کے اس فتوے کو پڑھ کر ممکن ہے کہ کسی نوجوان کو یہ بھی پتا چلے کہ عالم کون ہوتا ہے، وہ دین کے متعلق کس احساسِ ذمہ داری سے بات کرتا ہے اور انبیاء کے وارثین کا لقب کن لوگوں پر جچتا ہے تا کہ وہ انبیاء کے حقیقی ورثاء کو پہچان کر کسی اناڑی کے ہاں اپنا دین وایمان گروی رکھنے سے بچ جائے۔

محمد سرور

فاضل مرکز ابن القاسم الاسلامی ملتان

لیکچرر اسلامیات بورے والا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج

یکم فروری ۲۰۲۱ء بمطابق پیر ۱۸/ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ

گاڑیوں کے حادثات: اسباب، اقسام اور احکام

فتوی از: شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

الحمد للہ رب العالمین، وأصلي وأسلم علی نبینا محمد
وعلی آلہ وصحبہ أجمعین وبعد...

ڈرائیوروں کی کثرت کے سبب گاڑیوں کے حادثات بہت بڑھ گئے ہیں، ڈرائیوروں کی تین اقسام ہیں:

۱۔ایسے ڈرائیور جو گاڑی چلانے میں مہارت رکھتے ہیں، اس کی ذمہ داریوں اور قوانین سے بھی واقف ہیں اور حسب استطاعت ان کو نبھاتے بھی ہیں۔ یہ لوگ گاڑی چلانے کے اہل ہیں۔

۲۔ایسے ڈرائیور جنہیں گاڑی چلانے کی مہارت حاصل نہیں ہے اور اس کے قوانین اور پابندیوں سے بھی واقف نہیں ہیں، یہ لوگ اس کے اہل نہیں ہیں اور اگر یہ گاڑی چلاتے ہیں تو تفریط (کوتاہی) کے مرتکب ہیں۔

۳۔تیسری قسم ان ڈرائیوروں کی ہے جنہیں گاڑی چلانے کی مہارت تو حاصل ہے اور اس کی پابندیوں اور قوانین سے بھی واقف ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے بلکہ ان کو توڑتے ہیں اور جو قانون شکنیاں یا حادثات ان سے صادر ہوتے ہیں، ان کی کوئی پروا نہیں کرتے، یہ لوگ خود اپنے بھی مجرم ہیں اور دوسروں کے بھی۔ چونکہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے لہذا میں کہتا ہوں کہ:

گاڑیوں کے حادثات سے ہونے والے نقصان کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم

یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے کسی کو نقصان پہنچے جو اپنے اختیار سے اور گاڑی کے ڈرائیور کی اجازت (یا رضامندی) سے گاڑی پر سوار ہوئے ہوں، یہ لوگ ڈرائیور کو اپنی جانیں اور اپنا سامان بطور امانت سونپتے ہیں اور وہ اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ان کے لیے بطور امین گاڑی چلاتا ہے، اس صورت میں حادثہ چار حالتوں سے خالی نہیں ہوگا:

پہلی حالت:

ڈرائیور کی تعدی (قانون توڑنے) کی وجہ سے حادثہ رونما ہو۔ بطور مثال وہ گاڑی پر اتنا زیادہ بوجھ لادے کہ حادثے کا سبب بن جائے یا گاڑی اتنی تیز دوڑائے کہ وہی تیزی حادثے کا سبب بنے یا اسے ایسی بلندی پر چڑھائے جہاں چڑھانے میں خطرہ ہو یا ایسی جگہ پر اتارے جہاں اتارنے میں خطرہ ہو یا بغیر ضرورت کے پوری طاقت سے بریک دبائے اور اسی وجہ سے حادثہ رونما ہو جائے۔

دوسری حالت:

ڈرائیور کی کوتاہی کی وجہ سے حادثہ ہو۔ پہلی حالت میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ تعدی ایسے فعل کا نام ہے جس کا کرنا درست نہ ہو اور کوتاہی اس فعل کو چھوڑنے کا نام ہے جس کا کرنا واجب ہو۔ بطور مثال دروازہ بند کرنے میں یا ٹائروں میں ہوا بھروانے

یا کسی ایسے پرزے کو کسوانے میں، جس کا کسوانا ضروری ہو، کوتاہی کرے اور یہی کوتاہی حادثے کا سبب بن جائے۔

ان دونوں حالتوں میں ڈرائیور پر قتل کا کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی ہر مرنے والی محترم جان کے بدلے وہ ایک غلام آزاد کرے گا، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بغیر ناغہ کیے دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے گا، البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہو تو ناغہ کر سکتا ہے مثلاً سفر یا بیماری۔ علاوہ ازیں جو مال ضائع ہوا ہو، اس کا تاوان بھی ڈرائیور کے ذمے ہوگا اور مرنے والوں کی دیت بھی اس کے ورثاء کے ذمے ہوگی۔

تیسری حالت:

ڈرائیور کے کسی ایسے فعل کی وجہ سے حادثہ ہو جائے جس سے اس کا مقصد خطرے سے بچنا ہو۔ مثلاً اس کے سامنے اچانک کوئی ایسی چیز آجائے جس کے ساتھ تصادم کی صورت میں اسے نقصان کا اندیشہ ہو یا اس کے دائیں یا بائیں اس طرح کوئی چیز آجائے کہ وہ گاڑی روک نہ سکے اور خطرے سے نکلنے کے لیے گاڑی ایک جانب موڑ دے جس سے حادثہ پیش آجائے، یا مثلاً سڑک پر اچانک کوئی گہرا گڑھا آجائے اور وہ اس سے بچنے کے لیے گاڑی ایک جانب موڑ دے اور اسی موڑنے سے حادثہ پیش آجائے۔

چوتھی حالت:

حادثے کی وجہ ڈرائیور کا کوئی فعل نہ ہو۔ مثلاً گاڑی کا ٹائر پھٹ جائے جس سے کمانی ٹوٹ جائے یا پل سے گزرتے ہوئے پل گر جائے اور ڈرائیور کو پہلے سے اس پل کی خراب حالت کا علم نہ ہو۔

ان دونوں حالتوں میں اس پر کوئی کفارہ یا تاوان نہیں پڑے گا کیونکہ پہلی

صورت میں اس نے بحیثیت امین کے خطرے سے بچنے کے لیے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے لہٰذا وہ محسن ہے (اور محسنوں کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:)

مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ①

''محسنین پر کوئی الزام نہیں۔''

اور دوسری صورت میں وہ امین ہے جس سے کسی تعدی یا کوتاہی کا صدور نہیں ہوا، لہٰذا اس کے ذمے کچھ نہیں ہے کیوں کہ اس کا کوئی فعل اس حادثے کا سبب نہیں بنا۔

دوسری قسم

گاڑیوں کے حادثات کی دوسری قسم یہ ہے کہ گاڑی میں سوار لوگوں کے بجائے کسی اور کو نقصان پہنچے۔ اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

جس کو نقصان پہنچا ہو، وہی حادثے کا سبب بنا ہو اور ڈرائیور کے پاس اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہ ہو۔ مثلاً اس کی سائیڈ پر اس کے بالکل سامنے سے کوئی گاڑی آجائے اور اس سے گریز اس کے لیے ممکن نہ ہو یا کوئی آدمی اس طرح اچانک اس کے سامنے آجائے کہ اس کو بچانا اس کے لیے ممکن نہ ہو۔

اس حالت میں ڈرائیور پر کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی کیوں کہ حادثے کی زد میں آنے والا شخص خود اپنے قتل کا یا اپنے نقصان کا سبب بنا ہے، اور مخالف سمت سے آنے

① التوبۃ: ۹۱۔

والا ڈرائیور حادثے کا ضامن ہوگا کیوں کہ وہ ایسی سمت پر گاڑی چلا رہا تھا جس پر چلانے کا حق اسے حاصل نہیں تھا (مراد یہ ہے کہ وہ ون وے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حادثے کا سبب بنا ہے)

دوسری حالت:

نقصان پہنچانے والا حادثے کا سبب بنا ہو۔ مثلاً سڑک پر سامنے چلتے ہوئے کسی آدمی کو روند دے یا کسی درخت سے یا دروازے سے ٹکرا جائے یا گاڑی پیچھے کرتے وقت کسی آدمی کو یا کسی دوسری چیز کو نقصان پہنچا دے۔

اس حالت میں وہ اس مال کا تاوان دے گا جو ضائع ہوا ہو، اس پر قتل کا کفارہ بھی پڑے گا اور اس کے ورثاء کے ذمے دیت بھی ہوگی اگرچہ یہ کام اس سے غیر ارادی طور پر خطاء سرزد ہوا ہے۔ المغنی میں (علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے لکھا) ہے کہ قتل خطاء سے مراد یہ ہے کہ آدمی کوئی ایسا فعل کرے جس سے اس کا مقصد مقتول کو نقصان پہنچانا نہ ہو لیکن ایسا ہو جائے اور مقتول قتل ہو جائے، جیسے شکار یا کسی دوسری چیز پر نشانہ لگائے لیکن وہ نشانہ کسی انسان کو جا لگے اور وہ مر جائے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اس بات پر ان اہل علم کا اجماع ہے جن کے قول کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ مزید کہا ہے کہ اس طرح کے قتل خطاء میں قاتل کے ورثاء کے ذمے دیت ہوگی اور کفارہ قاتل کے مال سے ادا کیا جائے گا، اس میں ہمیں کسی کا اختلاف معلوم نہیں ہے۔

اسی طرح الروض المربع اور اس کی اصل (المقنع) میں لکھا ہے:

"جس نے کسی محترم جان کو ناحق قتل کیا یا اس کے قتل میں شریک ہوا، بلا واسطہ یا سبب بن کر، اس پر کفارہ واجب ہے اور جتنے مقتول ہوں، کفارے بھی اتنے ہی ہوں گے"۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

اگر کہا جائے کہ قتل خطاء میں دیت اور کفارہ کیسے پڑ سکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ①

''تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔''

اسی طرح اللہ نے اپنے بندوں کو یہ دعا تلقین فرمائی ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ②

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطا ہو جائے تو ہمارا مؤاخذہ نہ فرما۔''

اور اس دعا کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ یہ بھی فرما چکا ہے کہ ''قَدْ فَعَلْتُ'' ''میں نے ایسا کر دیا۔'' جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح ③ میں یہ روایت بیان کی ہے؟

تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ قتل خطاء میں دیت اور کفارے کے واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

---

①الاحزاب: ۵.
②البقرۃ: ۲۸۶ .
③صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان تکلیف اللہ ما یطاق۔ حدیث نمبر ۱۲۶ .

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ ①

(جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے قتل خطاء اور قتل عمد میں فرق بھی کیا ہے، قتل خطاء میں صرف کفارہ اور دیت واجب کی ہے اور قاتل کو وعید نہیں سنائی، دوسری طرف قتل عمد میں اگر مقتول کے ورثاء معاف نہ کریں تو قصاص بھی واجب قرار دیا ہے اور قاتل کو یہ وعید بھی سنائی ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ②

''اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔''

اس بنیاد پر کفارے کے وجوب کے لیے قتل اور غیر قتل کی خطاء میں فرق کیا جائے گا (یعنی اگر غلطی سے قتل ہو جائے تو مؤاخذے کے طور پر کفارہ اور دیت واجب ہوگی لیکن اگر غلطی سے اللہ کے کسی دوسرے حکم کی خلاف ورزی ہو جائے تو کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا) کیوں کہ قتل کا معاملہ نہایت سنگین ہے اور اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

---

① النساء: ۹۲.

② النساء: ۹۳.

گاڑی چلانے والوں کی ذمہ داریاں

اس لیے گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو درج ذیل امور کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے:

۱۔گاڑی چلانے کی ذمہ داری اس وقت تک نہ سنبھالیں جب تک اس کے پورے ماہر نہ ہوں اور اس کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔

۲۔ضرورت کے وقت اپنی گاڑیوں کا معائنہ کریں اور کوئی خرابی، جو خطرے کا سبب بن سکتی ہو، اسے درست کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔کیوں کہ اللہ کا فرمان ہے:
وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ①۔''اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔''

۳۔گاڑی چلاتے وقت تہور سے کام لیتے ہوئے رفتار کو مناسب حد سے آگے نہ لے جائیں۔

۴۔گاڑی پر اتنا بوجھ نہ لادیں جو اس کی مجوزہ حد سے زیادہ ہو کیوں کہ یہ خطرے کا سبب ہے۔

۵۔ٹھہرنے اور چلنے، دائیں یا بائیں مڑنے اور گاڑی کی مقررہ سمت کے لیے جو قوانین بنائے گئے ہوں، ان کی پابندی کریں۔

٦۔جب گاڑی پر سوار ہوں تو یہ کلمات کہیں:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، الحمدلله، الحمدلله، الحمدلله، الله أكبر ، الله أكبر، الله أكبر،

---
① النساء: ٢٩ .

سُبحانَك إني ظلمتُ نفسِي فاغفرْ لي، فإنه لا يغفرُ الذنوبَ إلا أنت ①

''پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہر تعریف اللہ کے لیے ہے، ہر تعریف اللہ کے لیے ہے، ہر تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، (اے اللہ!) تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، سو مجھے بخش دے، یقینا تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا''۔

آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ سب کو خیر اور صحیح کام کی توفیق دے اور جس کام میں شر اور بگاڑ ہو، اس سے سب کو بچائے۔

① سواری پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ (سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب ما يقال الرجل اذا ركب، حديث نمبر ٢٦٠٢) .

ادارے کی دیگر کتب

کتاب	مصنف
① اہل سنت اور محرم الحرام	تالیف حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ
② امیر حجاج بن یوسف ثقفی رحمہ اللہ چند غلط فہمیوں کا ازالہ	تالیف و ترتیب محمد فہد حارث
③ اولیاء اللہ اور تصوف	تالیف علامہ عبدالسلام مبارکپوری
④ وقائع دلپذیر بادشاہ بیگم اَودھ (جلد اول)	تالیف عبدالاحد رابط
⑤ ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا مذہبی پہلو (جلد دوم)	تالیف پروفیسر محمد ایوب قادری
⑥ وبائی امراض اور جمعہ و جماعت پر پابندی	تالیف ڈاکٹر محمد مشتاق احمد
⑦ جدید سبائی گروہ کا علمی تعاقب	تالیف حافظ عبیداللہ
⑧ حیات سیدنا یزید رحمہ اللہ	تالیف ابوالحسین عظیم الدین صدیقی
⑨ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ و یزید رحمہ اللہ	تالیف علامہ محمود احمد عباسی رحمہ اللہ
⑩ داؤدی بوہرے ایک اجمالی تعارف	تالیف محمد فہد حارث
⑪ دین تصوف	جمع و تدوین: محمد فہد حارث
⑫ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاسی زندگی	تالیف مولانا علی احمد عباسی رحمہ اللہ
⑬ خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر سو اعتراضات کا علمی تجزیہ	تالیف پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی
⑭ سیرۃ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (اتہام و شیعیت کی حقیقت)	تالیف مولانا علی احمد عباسی رحمہ اللہ
⑮ فضائل صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم اور مسائل و اقعات محرم الحرام	تالیف حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ
⑯ شہید کربلا اور کردار یزید کا علمی و تحقیقی جائزہ	تالیف حافظ عبیداللہ
⑰ تاریخ شاہان عالم	تالیف ابوحیان ظہیر الدین بابر
⑱ مولانا محمد اسماعیل ریحان کی "تاریخ امت مسلمہ" کا تحقیقی جائزہ (حصہ اوّل)	تالیف حافظ عبیداللہ
⑲ ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں (سفرنامہ)	تالیف محمد فہد حارث
⑳ ردعقائد بدعیہ اور تردید حاضر و ناظر	تالیف شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد رحمانی رحمہ اللہ
㉑ اسلامی خلفاء و ملوک اور تاریخ اسلام سے متعلق چند غلط فہمیوں کا ازالہ	جمع و تدوین: محمد فہد حارث

حارث پبلی کیشنز

Email: haris.publications@gmail.com